ایک ہوں مسلم...!

تحریر: محمد رمضان جانباز سلفی۔ فیصل آباد

مسلمان اس وقت جس افتراق و انتشار، تنزل و تزلزل اور افراتفری میں مبتلا ہیں اسے "غنیمت" جانتے ہوئے "طاغوتی طاقتیں" خطۂ ارض سے مسلمانوں کے وجود کو مٹانے کے درپے ہیں۔ بھارت، کشمیر، بوسنیا، فلسطین، روس اور دیگر ممالک میں مسلمان ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ان کی عزت و آبرو کو کھلے عام پامال کیا جاتا ہے اور ان کے خون سے سرعام "ہولی" کھیلی جاتی ہے۔ طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں جبکہ ہم "مسلمان" اس سے تہی دامن نظر آتے ہیں۔ ہماری آپس کی نااتفاقی کے سبب غیر قومیں ہم پر یلغار کئے ہوئے ہیں اور ہم کروڑوں سے بھی متجاوز ہونے کے باوجود ان کے مقابل "بے اثر" ہیں۔ ایک دور وہ تھا کہ جب ہمارے اندر ایمانی پختگی، جذبہ جہاد اور اسلامی محبت و اخوت تھی تو ہم دشمن کے مقابل "قلیل" ہونے کے باوجود اس پر غالب ہوا کرتے تھے۔ جبکہ اب معاملہ اس کے برعکس ہے۔ اب بھی اگر ہمارے اندر وہی جرات و شجاعت، ایمان و اخلاص اور جذبہ جہاد جاگزیں ہو جائے جو کہ کبھی ہمارا "طرۂ امتیاز" تھا تو کچھ شک نہیں کہ ہم دوبارہ پھر سے اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرلیں کیونکہ رب العزت کا اعلان ہے کہ **وانتم الاعلون ان کنتم مومنین** (آل عمران ۱۳۹)

....."اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن بن جاؤ۔"

یہ آیت مبارکہ خبر دے رہی ہے کہ دنیا پر غالب ہونے کیلئے مسلمانوں کے اندر "ایمانی قوت و دولت" ہونی ضروری ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آج ہم الا ماشاء اللہ اس چیز سے تقریباً "تہی دامن" ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ "حالت زار" کو دیکھتے ہوئے رسول ہاشمی ﷺ کا یہ فرمان اقدس یاد آ رہا ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں کہ "ایک ایسا وقت آئے گا جب غیر قومیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جیسے بھوکے کھانے پر۔" پوچھا گیا "اے اللہ کے رسولؐ اس وقت ہماری تعداد کیا کم ہوگی؟" آپؐ نے فرمایا! نہیں بلکہ تم

بہت زیادہ ہوگے لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر نمودار ہونے والی میل کچیل کی سی ہوگی۔ پوچھا گیا ایسا کیوں ہوگا؟ ارشاد فرمایا تم میں "وھن" پیدا ہو جائے گا۔ سوال ہوا۔ وھن کیا ہے؟ فرمایا **حب الدنیا و کراھیۃ الموت** "دنیا کی محبت اور موت کا خوف۔" (ابو داؤد مترجم جلد ۳ ص ۳۵۴)

دور حاضر میں مذکورہ فرمان نبویؐ حقیقت کے روپ میں ہمارے سامنے ہے۔ مسلمان مال و دولت کی فراوانی و کثرت اور اپنی کثیر تعداد کے باوجود ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب سے ہم نے قرآن و سنت سے اعراض و روگردانی کی ہے ہم مسلسل مصائب و آلام اور ذلت و رسوائی کی "اتھاہ گہرائیوں" میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم پر آئے روز جو آفتیں اور عذاب نازل ہو رہے ہیں اس کا ایک بنیادی سبب یہی ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ ..... **فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم** (نور ۶۳) رسولؐ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے اور مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب آ جائے۔"

دوسرے مقام پر نافرمان لوگوں کو آخرت کے عذاب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا .....

ومن یعص اللہ و رسولہ و یتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین۔ (نساء ۱۴) "اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ آگ میں ڈالے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔" دیگر ممالک کے مسلمانوں کے حالات سے قطع نظر اگر ہم وطن عزیز پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کے اندرونی حالات کا جائزہ لیں تو ان کی آپس کی "محاذ آرائی" جنگ عظیم سے کچھ کم نظر نہیں آتی۔ وطن کے باسی موجودہ ملکی صورتحال میں جن مشکلات سے دوچار ہیں۔ اس سے فضاء میں کشیدگی اور ان میں بڑا اضطراب پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ملک میں امن کی فضاء آسماں کی وسعتوں میں گم ہو چکی ہے۔ ظلم و بربریت کا بازار گرم ہے، تیغ و خنجر کا دور دورہ ہے،

چوری، اغواء اور ڈکیتی سے انسانیت سسک رہی ہے، عفت مآب بیٹیوں کے سروں سے چادریں کھینچ کر کھلے بندوں ان کی "عصمت" کو تار تار کیا جا رہا ہے، کسی کی عزت و آبرو اور جان و مال کا تحفظ نہیں ہے اور مزید ظلم یہ کہ شرپسند عناصر مذہبی منافرت کو ہوا دے کر عوام میں نفرت کی آگ بھڑکا رہے ہیں۔ جس کی زد میں آکر بیسیوں بے گناہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ مختلف مکاتب فکر کے کئی "جید علماء" تخریب کاری کا نشانہ بن چکے ہیں۔ چند برس پیشتر مذہبی منافرت اور تخریب کاری کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا اب اس کی "انتہا" دکھائی دیتی ہے اور تو اور مساجد پر بھی "تخریب کاری" کا سلسلہ عام ہوتا جا رہا ہے۔ جو کہ قابل مذمت اور باعث تشویش امر ہے۔ مسجد وہ جگہ ہے جہاں آدمی دنیا کے تمام "جھمیلوں" کو چھوڑ کر فقط اللہ کے آگے سربسجود ہو کر "قلبی راحت و سکون" حاصل کرتا ہے لیکن افسوس کہ یہ امن کی جا بھی "اسلام دشمن" لوگوں سے محفوظ نہ رہیں۔ جب حالات اس قدر ناگفتہ اور خراب ہیں تو پھر ہمیں چاہیے کہ ہم اس وحشیانہ ظلم و جور کے استقبال کے لئے مذہبی، علاقائی اور لسانی تعصب سے بالاتر ہو کر فقط اسلامی محبت و اخوت کا بھائی چارہ قائم کر کے ایک دوسرے کی تکفیر سے اجتناب کریں اور اللہ رب العزت کے اس فرمان واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کے تحت "یک مشت" ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو امت محمدیہ پھر سے مقام رفعت پر فائز نظر آئے۔ مگر مذہبی حالات کی سنگینی کے پیش نظر ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مسلمانوں کا آپس میں قتل و غارت کرنا اور دست و گریباں ہونا حدیث مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ لیا تو میں نے اس کا مغرب و مشرق دیکھا۔ میری حکومت (دین اسلام) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک مجھ کو زمین دکھائی گئی اور مجھے دو خزانے ملے (روم اور ایران کے خزانے) سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میرے امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے کہ ان کی بنیاد بالکل ہی ختم ہو جائے۔ (یعنی نیست و نابود ہو جائیں)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ جب میں کوئی حکم کر دیتا ہوں تو اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوتا اور میں نے آپ

کی یہ دعائیں قبول کیں۔ میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط کروں گا۔ اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ یہاں تک کہ مسلمان خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔ (صحیح مسلم مترجم ج۴ ص ۴۲۳)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے اللہ سے تین دعائیں مانگیں اس نے دو قبول کیں اور ایک قبول نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے دعا مانگی کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ نے یہ دعا قبول فرمائی۔ میں نے دعا مانگی کہ میری امت کو پانی میں ڈبو کر ہلاک نہ کرے۔ یہ بھی قبول فرمائی۔ اور میں نے دعا مانگی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں تو یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (ایضاً ص ۴۲۴)

ان روایات کی صداقت کی مزید وضاحت وطن عزیز بالخصوص کراچی کے حالات سے اور پختہ ہو رہی ہے کہ وہاں کس طرح ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان سے کھیل رہا ہے۔ اور قتل و غارت گری کا یہ سلسلہ روز بروز لامتناہی صورتحال اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہاں پھر آقائے کائنات ﷺ کا ایک فرمان مبارک "پیش نظر" آ جاتا ہے کہ ..... جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو پھر قیامت تک وہ ان میں سے نہیں اٹھے گی۔ (یعنی قیامت تک وہ متفق نہیں ہونگے)

ان مذکورہ احادیث سے حقیقت آشکارا ہو جانے کے بعد ہم پھر بھی تمام دینی جماعتوں اور ان کی عوام کی خدمت میں عاجزانہ گزارش کریں گے کہ خدارا...... انما المومنون اخوۃ کے حکم کو سامنے رکھتے ہوئے آپس کے اختلافات کو چھوڑ کر کتاب و سنت کے سائے تلے ایک ہو جائیں کہ ......

بتان رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی